بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

گذشتہ شمارے میں قرآن اکیڈمی میں نئے داخلوں کے متعلق تفصیلی اعلان شائع ہوا تھا - الحمد للہ کہ حسبِ اعلان نئے داخلے عمل میں آچکے ہیں اور یکم جولائی سے بھرپور تدریس کا آغاز ہو چکا ہے - اس وقت بیک وقت تین کلاسیں ساتھ ساتھ قرآن اکیڈمی میں چل رہی ہیں سال اوّل کی کلاس میں اصل زور عربی زبان کی تحصیل پر ہے - اللہ کا خصوصی فضل ہے کہ اس سلسلے میں ہمیں ایک نہایت باصلاحیت اور تجربہ کار استاذ جناب پروفیسر حافظ احمد یار صاحب کی خدمات حاصل ہیں جو نہایت جانفشانی سے تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں - موصوف پچھلے دو سال سے ہمارے ادارے سے منسلک ہیں اور ہم نے یہ محسوس کیا کہ اس دوران واقعۃً طلبہ میں عربی زبان سے لگاؤ پیدا ہوا ہے اور عربی سیکھنے کا شوق پروان چڑھا ہے اور بلاشبہ اس میں اصل کریڈٹ استاذ کو جاتا ہے - پہلے سال میں عربی کی تدریس کے ساتھ ساتھ ابتدائی فارسی اور تجوید کی تعلیم بھی دی جاتی ہے - مزید برآں قرآن مجید کا ایک منتخب نصاب بھی سبقاً سبقاً پڑھایا جاتا ہے جس کے حوالے سے دین کا ایک جامع تصور اُجاگر ہو کر سامنے آتا ہے --- دوسرے سال کے نصاب میں پورے قرآن کا ترجمہ اور مشکوٰۃ المصابیح (مکمل) کے ساتھ ساتھ فقہ، اصولِ فقہ، اُصولِ حدیث، عربی ادب اور منطق کی بنیادی کتب بھی شامل ہیں --- اس سال سے، ایسے طلبہ کے لئے جو دو سالہ تدریسی نصاب مکمل کر چکے ہوں، تیسرے سال کی تعلیم کا اہتمام بھی کیا گیا ہے اس تیسرے سال کے نصاب میں جامع ترمذی کے ساتھ ساتھ عربی زبان کے ذیل میں ادبِ جاہلی اور نحو کی بعض کتب شامل کی گئی ہیں - ہماری خوش قسمتی ہے کہ مدرسین کی فہرست میں اس سال محترم مولانا الطاف الرحمٰن بنوی کا نام بھی شامل ہے - مزید یہ کہ اس سال سے جامعہ الی بکر کراچی کے ایک قابل مدرس مولانا شبیر احمد صاحب نورانی کی خدمات بھی ہمیں حاصل ہیں - مولانا بنوی صاحب جہاں ہمارے ہاں قدیمی طرز کے دینی مدارس سے فارغ التحصیل علماء میں ایک نمائندہ شخصیت اور نہایت باصلاحیت اُستاذ ہیں

تو وہاں مولانا نورانی جدید عربی اور علم حدیث میں خصوصی مہارت رکھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان دینی مدارس کی بہت بڑی خدمت یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے دینی علوم اور سلاف کے ذخائرِ علمی معلّم و متعلّم کے رشتے سے نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتے ہوتے ہم تک پہنچے ہیں اور یہ کہنا ہرگز مبالغہ آمیزی نہیں ہے کہ دین کا ڈھانچہ جتنا کچھ سلامت ہے وہ انہی کا رہینِ منت ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اسلاف کے نہج پر علم دین کی پیش قدمی کا کام اب ان دینی مدارس میں مفقود و ناپید نظر آتا ہے تاہم ہمارے اسلاف کی میراث علمی کے وارث بہر طور یہی مدارس ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ علم دین کا جو کام بھی اسلاف کے طریق سے کٹ کر کیا جائے گا وہ یقیناً صراطِ مستقیم سے ہٹا ہوا ہو گا اور ہدایت کی بجائے کجی اور گمراہی کی جانب لے جائے گا۔

قرآن اکیڈمی میں دو سالہ دینی تدریسی نصاب کا آغاز آج سے دو سال قبل ہوا تھا۔ چنانچہ حال ہی میں ایک گروپ نے اس نصاب کی تکمیل کی ہے۔ پچھلے سال جب اس گروپ نے اپنی تعلیم کا ایک سال مکمل کیا تھا تو والد محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اس پر مبنی ایک مفصل رپورٹ تحریر کی تھی جو اوّلاً ماہنامہ حکمت قرآن کی اشاعت مئی ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئی تھی اور بعد ازاں اُسے الگ پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا گیا تھا۔ اُس کے آغاز میں والد محترم نے قرآن اکیڈمی کی فیلوشپ اسکیم اور دو سالہ تعلیمی نصاب کے پس منظر اور غرض و غایت کی وضاحت کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ۱۹۷۲ء میں قائم ہوئی تھی۔
اس کے پیشِ نظر جہاں (۱) "عربی زبان کی تعلیم و ترویج" (۲) قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق" اور (۳) "علومِ قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت" ایسے 'عمومی مقاصد' تھے وہاں (۴) "ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم و تربیت جو تعلیم و تعلّم قرآن کو مقصد زندگی بنا لیں" اور (۵) "ایک ایسی 'قرآن اکیڈمی' کا قیام جو "قرآن حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے"۔ ایسے 'معیّن منصوبے' بھی تھے۔
قرآن اکیڈمی کا سنگِ بنیاد ۱۹۷۶ء میں رکھا گیا۔
پانچ سال کے عرصے میں تعمیرات کی معتد بہ حد تک تکمیل اور راقم الحروف اور

بعض رفقائے کار کی رہائش اور انجمن کے دفاتر کی منتقلی کے ابتدائی اقدامات کے بعد ۱۹۸۱ء میں متذکرہ بالا "معین ہدف" کی جانب پیشقدمی کا آغاز ہوا۔

چنانچہ ۱۹۸۱ء میں "قرآن اکیڈمی فیلوشپ اسکیم" کا اجرا ہوا جس میں ۷ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان تعلیم و تعلّم قرآن کے لئے پوری زندگی وقف کرنے کے عزم کے ساتھ شریک ہوئے"

"... راقم الحروف کے لئے یہ امر نہایت موجب اطمینان و امتنان ہے کہ قرآن حکیم کی ہدایت " قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا " اور دعوت و اصلاح کے عمل کے اصل الاصول یعنی " الاقدم فالاقدم " کے عین مطابق اور ایک انگریزی کہاوت " Charity begins at home " کے مصداق راقم کے دو فرزند بھی ان سات خوش قسمت نوجوانوں میں شامل ہیں۔

ان نوجوانوں کی دو سالہ تدریس کی تکمیل کے بعد محسوس ہوا کہ جذبہ اور خلوص کے باوصف تخلیقی و تحقیقی کام کی صلاحیت و اہلیت سب لوگوں میں نہیں ہوتی ـــ چنانچہ اُن میں سے دو نوجوانوں کو تو اُن کی خواہش پر آزاد کر دیا گیا کہ وہ اپنے CAREERS کو جاری رکھتے ہوئے آزادانہ دین کی خدمت اور دعوت و تبلیغ میں اُس صلاحیت و استعداد کو بروئے کار لائیں جو انہیں دو سالہ تدریس سے حاصل ہوئی ہے۔ باقی پانچ نوجوان بحمداللہ مزید حصول علم کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے انجمن کے تحت دعوتی و تبلیغی، تدریسی و تعلیمی اور تنظیمی و انتظامی شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

گذشتہ سال فیصلہ کیا گیا کہ پوری زندگی کو وقف کرنے کا عہد (COMMITMENT) لئے بغیر ذرا زیادہ تعداد میں نوجوانوں کو ایک دو سالہ تدریسی کورس میں شرکت کی دعوت دی جائے اور ضرورت ہو تو انہیں ان کے تعلیمی معیار کی مناسبت سے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے۔ پھر ان میں سے جو لوگ تخلیقی و تحقیقی کام کی صلاحیت و استعداد کے حامل نظر آئیں انہیں مستقل فیلوشپ سکیم میں شامل کر لیا جائے۔

اس کے لئے اصلاً تو اُن ہی لوگوں کو ترغیب دلائی گئی جو ایک عرصے سے

راقم الحروف کے ساتھ وابستہ ہیں اور انجمن خدام القرآن یا تنظیم اسلامی میں سرگرم عمل ہیں لیکن ایک دعوتِ عمومی کے لئے اس اسکیم کی تشہیر اخبارات کے ذریعے بھی کی گئی ــــــــــــ جس کے نتیجے میں اخبارات کے صفحات میں بعض حاسدین اور ناقدین کی جانب سے چہ میگوئی (CONTROVERCY) بھی شروع کی گئی جس کا بروقت جواب دے دیا گیا . . . . "

بحمد اللہ اس دو سالہ تدریسی کورس کے پہلے گروپ نے اس شعبان المعظم میں کورس مکمل کرلیا ہے لہذا اس کا ایک مختصر جائزہ پیش خدمت ہے ۔

(۱) اس کورس کا آغاز چالیس ۴۰ شرکاء سے ہوا تھا ۔ لیکن پہلے سال دوران سال مختلف اسباب کی بنا پر نو ۹ شرکاء ہمت ہار گئے تھے ۔ ایک صاحب ایک ماہ کی تاخیر سے شامل ہوئے اس طرح پہلے تعلیمی سال کی تکمیل کرنے والے شرکاء کی تعداد بتیس ۳۲ تھی ۔

(۲) ان میں ایک تقسیم اس اعتبار سے تھی کہ چالیس ۴۰ سال سے زائد عمر کے شرکاء چھ ۶ تھے ، تیس اور چالیس سال کے مابین دس ۱۰ اور تیئس ۲۳ سال سے کم عمر کے پندرہ ۱۵ ۔

(۳) ایک دوسری تقسیم اس اعتبار سے تھی کہ ان میں سے اُنیس ۱۹ خود کفیل اور غیر موظف تھے ۔ جبکہ صرف بارہ ۱۲ شرکاء کو مختلف مقدار میں ماہانہ وظیفہ دیا گیا تھا ۔

(۴) ان کی تعلیمی قابلیت کا چارٹ حسب ذیل تھا ۔

ایم بی بی ایس	۲	بی ڈی ایس	۱
بی وی ایس سی	۱	چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ	۱
بی ایس سی انجینئرنگ (مکینکل)	۲	بی ایس سی ، اے ایم آئی ای (سول)	۱
ایم ایس سی	۲	ایم اے	۳
بی ایس سی	۱	بی اے	۸
الف اے	۴	مختلف ڈپلوما ہولڈرز	۵

اس گروپ کے مندرجہ ذیل شرکاء نے پہلے سال کی تکمیل کے بعد سلسلۂ تعلیم کو عارضی طور پر رخصت وغیرہ کی دشواریوں کے باعث منقطع کر دیا ۔ اُمید ہے کہ یہ حضرات

ایک آدھ سال کے وقفہ کے بعد دوسرے سال کی تعلیم مکمل کرلیں گے۔

۱۔ ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ ۲۔ برادرم وقار احمد
۳۔ میاں محمد نعیم ۴۔ محمود عالم میاں
۵۔ چوہدری رحمت اللہ بٹر ۶۔ چوہدری محمد صادق
۷۔ اسد الرحمٰن فاروقی ۸۔ عبدالرزاق صاحب
۹۔ محمد اشرف بیگ ۱۰۔ میاں ساجد حمید
اور ۱۱۔ شکیل احمد صاحب

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات نے دوسرے سال بے قاعدگی سے شرکت کی:

۱۔ اشفاق احمد صاحب ۲۔ ڈاکٹر وقار احمد صاحب
۳۔ محمد افتخار تاج صاحب ۴۔ ڈاکٹر محمد اسلم قاضی

صرف دو شرکاء کو انتظامیہ نے فارغ کردیا: ایک محمد ارشد حبیب کو امتحان کے نتائج کی بنیاد پر اور دوسرے محمد اشرف صاحب کو غیر تسلی بخش طرزِ عمل کی اساس پر۔ بقیہ پندرہ شرکاء نے بحمد اللہ دو سالہ کورس کی بہ تمام وکمال تکمیل کرلی۔ اور آخری امتحان میں ان سب کے نتائج بھی بفضلہ تعالیٰ نہایت تسلی بخش رہے، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ میاں محمد رشید ۲۔ ڈاکٹر عبدالخالق
۳۔ اختر منیر خاں ۴۔ محمد سلیمان خان
۵۔ حافظ خالد محمود ۶۔ مختار احمد خان
۷۔ جاوید رفیق صاحب ۸۔ نعیم اختر صاحب
۹۔ شعیب الرحیم انصاری ۱۰۔ محمد غوری صدیقی
۱۱۔ غلام سلطان خاں ۱۲۔ کلیم الرحمٰن صاحب
۱۳۔ حمید احمد صاحب ۱۴۔ جاوید اسلم صاحب
۱۵۔ جناب محمد یامین

اس دو سالہ نصاب کے اختتام پر والد محترم نے مندرجہ بالا سٹر تار کلاس کو اپنی رہائش گاہ پر دوپہر کے کھانے پر جمع کیا ۔ یہ گویا ایک سادہ سی الوداعی تقریب تھی جس میں آپ نے اُن سب کو کامیابی کے ساتھ دو سالہ تدریسی نصاب مکمل کرنے پر مبارکباد دی اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ اب یہ تعلیم آپ لوگوں پر حجت ہے، اس تعلیم کو اپنے قلوب و اذہان میں جذب بھی کرنا ہوگا ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اسے دوسروں تک پہنچانے کا کام بھی کرنا ہوگا ۔ اسی صورت میں اس کا حق کسی درجہ میں ادا ہو سکے گا اور اسی شکل میں دورانِ تعلیم کی گئی محنت کا کسی قدر ثمر آپ کو مل سکے گا ۔ محترم والد صاحب نے تاکیداً فرمایا کہ آپ میں سے ہر شخص عملی زندگی کے جس جس FIELD یا شعبہ سے متعلق ہے اب اُس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے رفقاءِ کار تک ان دینی تعلیمات کو پہنچائے ۔ جو اس نے ان دو برسوں میں حاصل کی ہیں ۔ یہی نہیں بلکہ جہاں کہیں بھی موقع ملے باقاعدہ درس و تدریس کا کام شروع کر دیجئے ۔ جو عربی پڑھا سکتا ہو وہ اپنے محلے یا دفتر میں شام کے اوقات میں عربی پڑھانے کا سامان کرے ۔ قس علی ذالک ۔ اس کے ساتھ ساتھ خود اپنے گھر والوں کی دینی تعلیم اور اصلاح کی کوشش بھی بھرپور طور پر ہونی چاہیئے ۔ گفتگو کے اختتام پر والد محترم نے انہیں یہ نوید بھی سنائی کہ اگرچہ ہم نے قرآن اکیڈمی میں سردست صرف دو سالہ نصاب پروگرام شروع کیا تھا لیکن اب الحمد للہ تیسرے سال کی کلاس کے اجراء کا فیصلہ بھی کر لیا گیا ہے ۔ جس میں اسی رُخ پر دینی تعلیم کو آگے بڑھاتے ہوئے علم حدیث اور عربی نحو و ادب پر خصوصی توجہ دی جائے گی ۔

لہٰذا آپ میں سے جن حضرات کے لئے بھی ممکن ہو کہ وہ مزید ایک سال فارغ کر سکتے ہوں انہیں مزید اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔ کھانے کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی ۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋